© rasailojaraid.com

خطبۂ حرم

امام کعبہ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ

ہم ہجری سال کو الوداع کہہ رہے ہیں، ایک مکمل سال گزر گیا، ہماری عمر کا ایک ایسا حصہ گزر گیا جو اب قیامت تک ہرگز لوٹ کر نہیں آسکتا، ایک سال کا مکمل ہو کر دوسرے سال کا شروع ہونا اس دنیا کے فنا اور اس کے تیزی سے گزرنے کا واضح اشارہ ہے۔ مہینے اور سال اسی طرح گزرتے جا رہے ہیں اور ہم اب بھی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ سال گزشتہ میں ہم نے جیسے اعمال کئے ہوں گے اسی کے مطابق یہ سال یا تو ہمارے حق میں گواہ بنے گا، یا ہمارے خلاف گواہی دے گا۔ اے اللہ کے بندو! ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اللہ کے سامنے اپنے اعمال اور اپنے اوقات کے جواب دہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم روزمرہ کے حوادث و واقعات سے عبرت حاصل کریں اور اس سال کے اختتام پر اپنے اعمال پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ ہم نے گزشتہ سال میں کیا کیا۔ اللہ کے سامنے کیا اعمال پیش کئے؟ ہمیں اپنی ذات سے سوال کرنا چاہیے، اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ اپنے اوقات کن کاموں میں صرف کئے، اگر ہم نے اچھے اعمال کئے ہیں تو اس پر اللہ کا شکر اور اس کی تعریف بیان کریں اور اگر برے اعمال کئے ہیں تو فوری طور پر اللہ سے رجوع کریں، اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

اے امت اسلامیہ! ہم اپنے مقامات مقدسہ کے معاملات میں کسی قسم کی سودے بازی کے قائل نہیں، ہم اپنے بنیادی عقائد اور اصولوں سے کبھی منحرف اور دست بردار نہیں ہوں گے، یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مسلمانوں کا کل کا دشمن آج کا دوست ہرگز نہیں بن سکتا، جو لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن کل تھے، آج بھی ہیں، ان سے خیر کی کوئی توقع مت کرو۔ دشمنانِ اسلام مسلمانوں کو ایک ہی کمان سے ہلاک کر دینا چاہتے ہیں، ان کے تیر انداز مختلف ہیں لیکن کمان ان سب کے پاس ایک ہی ہے جس کا رخ صرف اور صرف مسلمانوں کی جانب ہے، لہٰذا اس معاملے کی اہمیت کا تذکرہ کرو اور ان سے مقابلے کیلئے اپنی تیاری مکمل کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جہاں تک ہو سکے قوت اور گھوڑوں کی تیاری رکھنے سے ان کے مقابلے کیلئے مستعد رہو، کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے، ہیبت بیٹھی رہے گی۔''

(سورۃ الانفال) سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے کہ ''وہ شخص کیسے خوش رہ سکتا ہے جس کے دن مہینے اور مہینے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سالوں میں اورسال عمر کی تکمیل کی طرف جا رہے ہیں، وہ شخص کیسے خوش رہ سکتا ہے کہ جس کی عمر اسے اپنی انتہا کی طرف لے جا رہی ہے۔"

اے اللہ کے بندو! ذرا غور کرو کہ اس سال ہم نے اپنے کتنے ہی دوستوں، عزیز و اقارب کو رخصت کیا، کتنے لوگوں کو ہم نے قبروں کی منوں مٹی تلے دفن کیا، ہم بھی اس قبر کے راستے پر ہیں، ہم بھی ایک دن وہیں پہنچ جائیں گے جہاں وہ لوگ پہنچ چکے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں"۔ (سورۃ الشعراء) ہمارے سامنے عبرت کے کتنے سامان ہیں، خود اپنی ذات میں غور کرنے سے ہی کتنی چیزیں ایسی ملتی ہیں کہ جو نصیحت حاصل کرنے کیلئے کافی ہیں۔

مولانا علیم ناصری کا انتقال پر ملال

اور کچھ نیکی نہیں ہے میرے دامن میں علیم ۔۔۔ ہیں یہی دو چار نعتیں باقیات الصالحات

مورخہ یکم جنوری بروز اتوار ملک کے نامور ادیب و شاعر اور جماعت کے بزرگ مولانا علیم ناصری انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم دوست واحباب کے انتہائی غمگسار اور بڑے ہی ہمدرد تھے۔ جس طرح وہ عقیدہ و فکر اور سیرت و اخلاق کی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اسی طرح انہیں نظم و نثر لکھنے میں یکساں ملکہ حاصل تھا۔ مرحوم نعت گوئی کا بھی بڑا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ ان کے نعتیہ کلام "طلع البدر علینا" پر انہیں صدارتی ایوارڈ ملا۔ "بلاشبہ یہ شاعری کا اعلیٰ نمونہ اور ذات رسالت مآب ﷺ سے بے پناہ عقیدت کا ترجمان ہے۔ جسے اونچے سے اونچے نعتیہ کلام کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا ہے اس میں ایک طرف عظمت و شان مصطفیٰ ﷺ کا اقرار و اعتراف ہے دوسری طرف عقیدت و محبت اور والہانہ شیفتگی کا اس انداز سے اظہار کہ کہیں بھی توحید کے تقاضے مجروح نہ ہوں۔ ایک عظیم کارنامہ ہے"۔

شاہنامہ بالاکوٹ، مرحوم کی ملی و رزمیہ شاعری کا شاہکار ہے۔ جس کو پڑھتے ہوئے آنکھیں بھی نم ہوتی ہیں اور دلوں کو حرکت و حرارت بھی محسوس ہوتی ہے اور یہ کسی ادبی شاہکار کی کامیابی کی بڑی دلیل اور کھلا ثبوت ہے۔

یہاں قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ مرحوم کے نامور فرزند، ادیب و شاعر جناب خالد علیم کو بھی ایوارڈ مل چکا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ۔۔۔ وہ حقیقی طور پر اپنے والد محترم کے جانشین ہیں۔

رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید نے مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں نماز جمعہ کے بعد ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی بخشش کیلئے دعا کی۔ اللہ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

© rasailojaraid.com